بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 50 — شمارہ 40

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

16 رجب 1422 ہجری / 4 اخاء 1380 ہش / 4 اکتوبر 2001ء

Postal Reg.No:PB/1023/2001

اخبار احمدیہ

لندن 28 ستمبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال : دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (منقول از تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹ تا ۴۲)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام☆ ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اُس خبیث کو

کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

فرما چکا ہے سیّدِ کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا

پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بےخوف و بےگزند

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

القصہ یہ مسیح کے آنے کا ہے نشاں
کردے گا ختم آکے وہ دیں کی لڑائیاں

ظاہر ہیں خود نشاں کہ زماں وہ زماں نہیں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و تواں نہیں

اب تم میں خود وہ قوّت و طاقت نہیں رہی
وہ سلطنت وہ رُعب وہ شوکت نہیں رہی

وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمّت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفّت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ درد وہ گداز وہ رقّت نہیں رہی
خلقِ خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی

حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دِل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ اُنس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ۔ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نورِ خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دِل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے اِک قشر حقیقت نہیں رہی

مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دِل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اِک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اِک پھوٹ پڑ رہی ہے مودّت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دُعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دِل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دِل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہوگئے
جتنے خیال دِل میں تھے ناپاک ہوگئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہوگئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہوگئے

اب تم تو خود ہی موردِ خشمِ خدا ہوئے
اُس یار سے بشامتِ عصیاں جُدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محلِ سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ یاد کیجئے

ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا

اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا !
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے اُن سے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں
خُو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں

باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں
اُس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں

تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دِل کر کے اُستوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اَب کر چکے ادا
اَب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

☆☆☆

☆۔نوٹ (ایک زبردست الہام اور کشف) آج ۲ جون ۱۹۰۰ء کو بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے کے وقت مجھے تھوڑی غنودگی کے ساتھ ایک ورق جو نہایت سفید تھا دکھلایا گیا۔ اس کی آخری سطر میں ''اقبال'' لکھا تھا۔ اقبال۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آخر سطر میں یہ لفظ لکھنے سے انجام کی طرف اشارہ تھا یعنی انجام باقبال ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ ''قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے''۔ اس کے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کیلئے باقی نہ رہے گی یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے اس کے بعد ۳ جون ۱۹۰۰ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا ''کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہوگئے: جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہوگئے''۔ یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہوگئی کہ ان کیلئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا۔ اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کردے گی۔ منہ

طالبان کا اسلام ......؟

(۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے سو سال میں افغانستان اور اس کے باشندگان کی ابتر حالت کا ذکر کر کے بتایا تھا کہ ان کی یہ حالت مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت اور آپ کے صحابہ کی شہادت کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ قتل و غارت اور بھکمری کے نتیجہ میں انہیں جو ذلتیں اور اذیتیں پہنچ رہی ہیں وہ تو نا قابل بیان ہیں علاوہ اس کے ان سے اب وہ کام سر زد ہو رہے ہیں جن کو قطعاً اسلامی نہیں کہا جا سکتا اور بد قسمتی یہ ہے کہ وہ بڑے فخر سے اپنے ان کاموں کو اسلامی قرار دے رہے ہیں اور پاکستان کے بے وقوف ملاں جن کی عقلیں احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے سلب ہو گئی ہیں افغانستان کی طالبان حکومت کو خالص اسلامی حکومت قرار دے کر ایسی ہی حکومت کے اپنے ملک میں بھی خواہاں ہیں چنانچہ پاکستان کے بدنام زمانہ ملاں منظور احمد چنیوٹی نے پاکستانی رسالہ ''وجود'' کے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی کہ:

''اللہ کرے دینی جماعتیں متحد ہوں اور ملک میں طالبان جیسا انقلاب آئے تب اس ملک کی تقدیر سنور سکتی ہے''۔ (ہفت روزہ وجود کراچی ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ء)

اس موقعہ پر ہم طالبان حکومت کی بہت ساری غیر اسلامی حرکتوں کو چھوڑتے ہوئے صرف اس بات پر بحث کریں گے کہ کیا طالبان حکومت کا یہ اقدام صحیح ہے کہ وہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کو افغانستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں دے رہے۔ کیا یہ قرآن مجید کی تعلیم ہے؟ کیا رسول خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اسوہ حسنہ تھا؟

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ قرآن مجید غیر مسلموں کو تبلیغ اسلام کی اجازت دیتا ہے یا نہیں تو قرآن مجید نے تو ابتدائے آفرینش سے ہی جب سے سلسلہ ہدایت شروع ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نقل فرمایا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ھدایت کی مخالف قوتوں کو اپنے نظریات کی تبلیغ کرنے اور ان کو پھیلانے کی کھلی اجازت دی قرآن مجید کے نزدیک گمراہی پھیلانے والے ان ابلیسوں اور شیطانوں کی اس دنیا میں کوئی انسانی سزا نہیں البتہ آخرت میں اللہ تعالیٰ خود ان کو سزا دے گا۔ چنانچہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو اس وقت کے تمام انسانوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم کی کامل اطاعت کریں لیکن ابلیس خصلت لوگوں نے نہ صرف یہ کہ اللہ کی طرف سے آنے والی اس ھدایت کا انکار کیا بلکہ علی الاعلان اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے فرمان الٰہی ہے۔

''ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو تمہارے مناسب حال صورتیں بخشیں پھر فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کی اطاعت کرو اس پر فرشتوں نے تو آدم کی اطاعت کی مگر ابلیس نے نہ کی وہ اطاعت گزاروں میں سے نہیں بنا۔ اس پر خدا نے اس سے کہا کہ میرے حکم کے باوجود تجھے سجدہ کرنے سے کس نے روکا تھا اس نے جواب دیا کہ میں تو اس آدم سے بہتر ہوں تو نے میری فطرت میں آگ (سرکشی) رکھی ہے۔ اور اس کی فطرت میں گیلی سی لی صفت رکھی ہے اللہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو اس جنت سے چلا جا کیونکہ تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اس میں تکبر سے کام لے پس یہاں سے نکل جا تو ذلیل لوگوں میں سے ہے اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ وہ اُٹھائے جائیں گے اللہ نے جواب دیا تجھے (گمراہ کرنے کیلئے) ڈھیل دی گئی اس نے کہا چونکہ تو نے مجھے ہلاک کیا ہے اس لئے مَیں ان انسانوں کیلئے تیرے سیدھے راستے پر بیٹھ جاؤں گا۔ پھر میں اُن کے پاس آؤں گا ان کے سامنے سے بھی اور اُن کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں طرف سے بھی اور ان کے بائیں طرف سے بھی تاکہ ان کو ورغلاؤں اور تو اُن میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔

اللہ نے فرمایا اس جگہ سے نکل جا تیری ہمیشہ مذمت کی جائے گی اور تو راندۂ درگاہ ہے جو بھی (انسانوں) میں سے تیری اتباع کرے گا تم سب سے میں جہنم بھر دونگا۔ (الاعراف:۱۶)

اس کے علاوہ قرآن مجید نے یہودیوں اور عیسائیوں کے احبار اور رہبان کے متعلق فرمایا کہ وہ

☆- جھوٹ کے ذریعہ لوگوں کے مال کھاتے ہیں

☆- اپنے مذہب کی تبلیغ کر کے اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔

☆- سونے اور چاندی کا خزانہ کرتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے۔

فرمایا جہنم کی آگ میں اُن کو داغ دیا جائے گا۔ (التوبہ: ۳۴-۳۵)

یہاں ہرگز نہیں فرمایا کہ تبلیغ کے جرم میں اس دنیا میں ان کو سزا ہوگی یا پھانسی دی جائے گی بلکہ فرمایا کہ اللہ نے اس دنیا میں باطل قوتوں کو یہ ڈھیل دے رکھی ہے کہ وہ چاہے دائیں سے بھی اپنے مذہب کی تبلیغ کریں بائیں سے بھی اپنے مذہب کی تبلیغ کریں آگے اور پیچھے ہر طرح سے تبلیغ کریں ان کو اس دنیا میں اس کام کی ڈھیل دی گئی ہے اور اس کا حقیقی فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا۔

اس طرح ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے کہ:

''اور انکو کیا مقام حاصل ہے کہ جس کی وجہ سے باوجود اس کے کہ وہ عزت والی مسجد یعنی خانہ کعبہ) سے لوگوں کو روکتے ہیں اللہ اُن کو عذاب نہیں دے گا اور وہ در حقیقت اس کے متولی نہیں اس کے حقیقی متولی تو صرف متقی ہیں لیکن ان (کفار) میں سے اکثر اس بات کو جانتے نہیں'' (الانعام:۳۵)

پھر فرمایا جنہوں نے کفر کیا وہ یقیناً اپنے مال اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے کیلئے خرچ کرتے چلے جائیں گے پھر آخر یہ خرچ ان کیلئے حسرت کا موجب بن جائے گا اور وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کو اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ (الانفال:۳۷)

مذکورہ آیات میں صاف فرمایا گیا کہ مخالفین اسلام جن میں اس وقت مشرک۔ یہودی اور عیسائی سب شامل تھے۔

☆- خانہ کعبہ سے لوگوں کو روکتے تھے یعنی اسلام کے خلاف اور خانہ کعبہ کے مقاصد کے خلاف تبلیغ کرتے تھے۔

☆- اور اس غرض کیلئے اپنے اموال کو بے دریغ خرچ کرتے تھے اور لوگوں کو ہر طرح کے لالچ دے کر انہیں اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

☆- فرمایا کہ بالآخر اسلام کی تبلیغ غالب رہے گی اور یہ لوگ مغلوب ہو جائیں گے۔

☆- اور سب جہنم میں اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔

یہاں ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ اے مسلمانو! بزور ان کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکو زبردستی ان کو روکو کہ وہ اپنے اموال کا لالچ دے کر لوگوں کو اسلام سے نہ روک سکیں۔

فرمایا اس دنیا میں ہر ایک کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی مکمل آزادی ہے۔ ہاں قیامت کے روز اُن کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہوگا وہ جیسا چاہے ان سے سلوک کرے۔

قرآن مجید کی ان تعلیمات کے بعد طالبان کا عیسائیوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ سے روکنا اور ان کے خلاف اپنی شرعی عدالتوں میں مقدمے چلانا اور ان کیلئے سزائے موت تجویز کرنا کہاں تک قرآنی تعلیم ہے قارئین خود ہی سوچ لیں۔

قرآن مجید نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ مذہب کے معاملہ پر کفار جبر کرتے ہیں مسلمان نہیں۔ اس تعلق میں اسلامی تعلیم کیا ہے انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔ (منیر احمد خادم)

☆ ☆ ☆

ملینئم کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو خصوصی تحریک

جیسا کہ اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۰-۹-۸ نومبر ۲۰۰۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چونکہ یہ نیو ملینئم (New Millennium) کا پہلا جلسہ ہے اور موسم کے لحاظ سے بھی گرم علاقوں کے احباب کیلئے نومبر کا پہلا عشرہ موزوں رہتا ہے اسلئے مَیں ہندوستان کی پرانی جماعتوں کے احمدی احباب، مرد و زن کو خصوصی تحریک کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اِس جلسہ کی روحانی برکات سے استفادہ کریں۔

ملینئم کے اِس پہلے تاریخی جلسہ کیلئے پچاس ہزار افراد کی حاضری کا ٹارگٹ رکھا گیا ہے۔ چونکہ اب وقت کم رہ گیا ہے اسلئے احباب ریزرویشن کروا کے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کر دیں اور دُعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف اللہ تعالیٰ پر ہی آتا ہے۔

مالک کے لئے ضروری نہیں کہ ہر بدی کی سزا دے۔

دنیا کی بادشاہتیں عارضی ہیں۔ آخری اور دائمی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آپ کو مشرق و مغرب پر ایک فوقیت عطا کی جائے گی۔

یہ پیشگوئی اس دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷ اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۷ ظہور ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

اللہ تعالیٰ کی مالکیت کی صفت کے بیانات جاری ہیں اور مختلف سورتوں سے مختلف آیات اختیار کرلی گئی ہیں جن میں صفت مالکیت کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر ملتا ہے۔ اس مضمون میں مَیں نے بہت سے حوالے اکٹھے کئے تھے مگر ان کو چھوڑ کر اب مَیں نے اس خطبہ کو نسبتاً مختصر کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کو بہت غور سے پڑھنا پڑا اور بعض دفعہ بار بار پڑھنا پڑا تب جا کے اس کی گہری حکمت کی سمجھ آئی۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ اب سب کے سامنے وہ اگر بیان کروں گا تو یا تو وہ بہت زیادہ کھولنا پڑے گا اور اس کے نتیجہ میں پھر خطبہ بہت لمبا ہو جائے گا یا پھر لوگوں کو جس بات کی سمجھ نہیں آئے گی اس کے کہنے کا کیا فائدہ۔ اس لئے ایسے مشکل اقتباسات مَیں نے سب الگ کر لئے ہیں اور اب یہ خطبہ نسبتاً مختصر ہو گیا ہے۔

پہلی آیت ہے ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹۰)

اس ضمن میں ایک مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے جس میں حضرت ابوبریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: تمام تعریفیں، اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر بڑی کثرت سے احسان فرمائے اور مجھے بڑی کثرت سے عطا کیا۔ ہر حال میں محض اللہ تعالیٰ ہی تعریف کا مستحق ہے۔ اے میرے اللہ! اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کے معبود۔ ہر چیز کا تُو ہی مالک ہے۔ مَیں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل. مسند المكثرين من الصحابة)

اب آنحضرت ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ بھی ایک بہت ہی دردناک دعا ہے جس میں اپنی نجات کی بنا بھی صرف دعا ہی کو قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے مَیں آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی نجات کے لئے اس قدر گریہ وزاری کرنا پڑتی تھی تو ہم عاجز بندوں کا کیا حال ہونا چاہئے۔ لازماً یہ دعا تو سب کو یاد نہیں رہے گی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عجز و بکاء ضرور آپ کے ذہن میں یاد رہے گی۔ پس اس مضمون کو اپنے لفظوں میں جس طرح چاہیں بیان کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جہاں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں وہاں اپنے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے۔

اس ضمن میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بھی ہے ۲۲/اکتوبر ۱۹۰۳ء کا "اِنِّی مَلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ" کہ مَیں مشرق اور مغرب کا مالک ہوا۔ اس الہام میں ایک پیشگوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرق اور مغرب پر ایک فوقیت عطا فرمائی جائے گی اور یہ پیشگوئی ان دنوں بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے کہ مشرقی دنیا میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلبہ کے آثار بڑے نمایاں ہو چکے ہیں اور مغربی دنیا میں بھی وہ آثار ظاہر ہوتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اس کثرت سے ظاہر نہیں ہوئے جیسے مشرقی دنیا میں ہیں لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ انشاء اللہ سب دنیا پر، مشرق ہو یا مغرب ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی بادشاہی ہوگی یا دوسرے لفظوں میں کہنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی کی بادشاہی ہوگی جو اپنے اس غلام، غلامِ احمد کے ذریعہ دنیا پر حکومت کرے گا۔

اب یہ سورۃ المائدہ کی نمبر ۱۸ آیت ہے ﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ. قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا. وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا. يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾۔ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابنِ مریم ہے۔ تُو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے کہ مسیح ابنِ مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کر دے تو اس فیصلہ کے خلاف کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اُس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ یعنی زمین و آسمان کے درمیان پھیلی ہوئی ہے اور قریباً اتنے ہی حجم میں جتنی نظر آنے والی Matter، تو اس پر بھی اللہ کی بادشاہی ہے جو تمہیں دکھائی دے رہا ہے اور اس پر بھی بادشاہی ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دے رہا اور اللہ ہر اس چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اعجاز المسیح" میں فرماتے ہیں:

"رہا جزا سزا کے مالک کا فیض، سو وہ سالک کو حقیقی نعمت اور آخری ثمرہ اور مرادوں کی انتہا اور مقاصد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے"۔ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات میں سے مَیں نے نسبتاً سادہ اختیار کیا ہے اور جو باقی چھوڑے ہیں وہ اس سے بھی بہت زیادہ مشکل تھے اتنے کہ مجھے بھی بہت غور کے بعد پھر سمجھ آئے تو اس لئے مَیں نے ان کو الگ کر دیا۔ اب اس میں بھی غور طلب بات ہے "رہا جزا سزا کے مالک کا فیض، سو وہ سالک کو حقیقی نعمت اور آخری ثمرہ اور مرادوں کی انتہا اور مقاصد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے"۔ پس جو مالک سے سوال کرتا ہے وہ ہر اس چیز کا سوال کرتا ہے جس کا وہ مالک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک بار الہام بھی ہوا کہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"۔ پس یہ آخری ثمرہ ہے جو انسان کو مالکیت کے ذریعہ عطا ہوتا ہے۔ اس کی ساری

مرادیں اسی مالکیت کے ثمرہ میں آجاتی ہیں۔"پس ظاہر ہے کہ بارگاہ ایزدی کے فیوض میں سے یہ انتہائی فیض ہے اور انسانی پیدائش کی علت غائی ہے اور اسی پر تمام نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور اس پر دائرہ معرفت اور دائرہ سلسلہ مکمل ہو جاتا ہے"(اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۷)۔ یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پورا دائرہ جس کا آغاز اللہ تعالیٰ سے ہوا اس کی مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہونے کے ساتھ دائرہ آخر اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

اب سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۹ ہے ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾۔ اب دیکھئے یہاں بھی زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ ہے اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں زمین و آسمان جو نظر آنے والا تھا وہی تھا۔ جو نظر نہ آنے والا تھا اس کا تو کوئی شمار تک نہیں تھا انسان کے ذہن میں۔ بہر حال اس آیت کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں۔ اب یہ بات صرف نصاریٰ ہی کی نہیں یہود بھی کہا کرتے تھے اور یہ بھی قرآن کریم کا انکشاف ہے۔ وہ کہتا ہے یہود بھی کہتے تھے کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ تُو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں، بلکہ تم ان میں سے جن کو اُس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے اور آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اب سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۲۱ ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ کہ اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اس چیز پر بھی جو ان کے اندر ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ اب جسے وہ چاہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ زبردستی فرماتا ہے بلکہ چاہتا ہی وہ ہے جو مناسب حال ہو اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہوئی ہے۔ پس یَشَآءُ کا مطلب ہے جس کو وہ پسند فرماتا ہے حالات کے مطابق اور اپنے فیصلے کو زبردستی ٹھونستا نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"تم خواہ کتنے بھی بڑھ جاؤ گے پھر بھی خدا سے نہیں بڑھ سکتے۔ زمین و آسمان اسی کا ہے بلکہ مَافِيْهَا بھی اور پھر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہے تو اُس کا مگر متصرف کوئی اور ہی ہے بلکہ ﴿وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۲۶/۱ اگست ۱۹۰۹ء)

یہاں مراد یہ ہے کہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ چلیں ہے تو اللہ ہی کا مگر ہمیں اس میں تصرف دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں متصرف بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ یونہی وہم ہے کہ تم متصرف ہو یہ عارضی ملکیت کی وجہ سے وہم پیدا ہوتا ہے۔

اب سورۃ النور کی نمبر ۴۲، ۴۳ آیت ہے۔ ﴿اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ۚ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی ان میں سے ہر ایک اپنی عبادت اور تسبیح کا طریقہ جان چکا ہے اور اللہ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اب اس سورت میں پرندوں کے متعلق جو فرمایا ہے کہ ان کو بھی پر پھیلائے ہوئے تم آسمان پر اڑتے ہوئے دیکھتے ہو ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنی حمد اور ثنا کے طریقے سکھا دئے ہیں اور وہ اپنے اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اب یہ مضمون کہ وہ بالا رادہ اور کانشس ہونے کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں یا بلا ارادہ اور از خود یہ کام کرتے ہیں۔ تو دونوں باتیں ممکن ہیں اور بالا رادہ میرے خیال میں تو یقینی ہے جب وہ آسمان پر تیرتے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے دل میں خدا تعالیٰ اپنی حمد کے گیت داخل کر دیتا ہے اور ان کا چہچہانا بھی دراصل انہیں حمد کے گیتوں کا چہچہانا ہے۔

اب یہ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ پرندے جو چہچہاتے ہیں یہ از خود ہی واقعہ ہو گیا یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پرندوں کے چہچہانے کے ساتھ ان کے سننے کی صلاحیت کا بھی تعلق ہے۔ پرندے جب چہچہاتے ہیں تو گلے کے اندر سے ایک صوتی آلہ ہے جس سے آواز نکلتی ہے اور وہ آواز سننے کے لئے اگر ساتھ ہی کان نہ پیدا کئے گئے ہوں تو بہت ہی پیچیدہ چیز ہے تو ناممکن تھا کہ پرندے اپنی آواز کو بھی سن سکتے یا اپنی آواز سننے کا کوئی ان کا مقصد ہوتا۔ وہ چہچہاتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور ان کے چہچہانے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے ان کو سننے کے کان بھی عطا کر دئے ہیں۔ اب یہ عجیب مضمون ہے اس کا کوئی سائنس دان ارتقائی طور پر حل کر ہی نہیں سکتا۔ گلے کے اندر ایک صوتی آلہ پیدا ہوا ہے اور معاً اس کے ساتھ ایک بہت ہی پیچیدہ نظام سننے کا بھی پیدا ہو گیا ہے اور جو کچھ وہ آواز نکالتے ہیں وہ خود اس کو بھی سنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مالکیت سے متعلق مزید فرماتے ہیں:-

"مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں"۔ کہ مالک کے سامنے کھڑا ہو تو مطلب یہ ہے کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا۔ "اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔ جو شخص کسی کو اپنی جان وغیرہ کا مالک ٹھہراتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اپنی جان اور مال وغیرہ پر میرا کوئی حق نہیں اور میرا کچھ بھی نہیں، سب مالک کا ہے"۔ (چشمہ معرفت۔ صفحہ ۱۵)

اب بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں ہماری جان آپ کی ہے، ہمارا جسم آپ کا ہے، ہم سب کچھ آپ ہی کے ہیں۔ وہ عملاً یہ اقرار کر رہے ہیں کہ وہ مالک کل ہے جو ان پر قبضہ کرتا ہے لیکن یہ چیز تو جائز نہیں ہے۔ اس لئے یہ شاعرانہ مبالغے ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں، حقیقت میں تو مالک صرف اللہ ہے اور کوئی محبوب کسی عاشق کا مالک نہیں ہو سکتا۔

اب سورۃ الشوریٰ کی دو آیات نمبر ۵۰ اور ۵۱ ہیں ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۔ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ اللہ ہی کی ملکیت ہے آسمان اور زمین دونوں میں۔ وہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔ ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا﴾ جس کو چاہتا ہے محض بیٹیاں عطا کرتا ہے ﴿وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ﴾ اور جس کو چاہتا ہے محض بیٹے عطا کر دیتا ہے۔ ﴿اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا﴾ یا ملا دیتا ہے ان میں نر اور مادہ یعنی بیٹے بھی ہوتے ہیں اور بیٹیاں بھی ﴿وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا﴾ اور جس کو چاہتا ہے وہ بانجھ کر دیتا ہے ﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ وہ بہت جاننے والا اور بہت قدرت والا ہے۔

اب اس ضمن میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بڑی کثرت کے ساتھ عورتیں خطوط لکھتی ہیں ہمارے بچہ نہیں ہو رہا تو بعض دعائیں دیتے ہیں ان کو، بہت دفعہ لمبی گریہ وزاری کے بعد بچہ ہو بھی جاتا ہے مگر جن کے نہ ہونا ہو جو مرضی زور لگا لو، جتنی دفعہ مرضی ٹیسٹ ٹیوب کروا لو، کبھی نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان قادر نہیں ہے۔ اس لئے ایسے علیم و قدیر خدا کے سامنے ان خواتین کو سر جھکا دینا چاہئے۔ وہ جانتا ہے کہ ان کے حالات میں ان کا بچہ ہونا مناسب نہیں ہے اور ان کے لئے شر کا موجب ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ہر حال میں اور دعا کریں، کوشش تدبیر بھی کریں اور تقدیر کے بھی منتظر رہیں مگر آخری سر تقدیر کے سامنے جھکانا ہے۔ تدبیر تقدیر کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔

اب سورۃ الجاثیہ کی آیت ہے ﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جس دن قیامت ہو گی اس دن جھوٹ بولنے والے نقصان اٹھائیں گے۔ اب جھوٹ بولنے والے تو دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں مگر جس دن قیامت ہو گی جھوٹ بولنے والے نقصان اٹھائیں گے۔ اس سے مراد صرف اتنی ہے کہ اکثر جھوٹ بولنے والے اس دنیا میں جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ نقصان اٹھا رہے ہیں لیکن قیامت کے دن ان کو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے جھوٹ نے ہمیں کبھی فائدہ نہیں دیا اور ہمارا عذاب محض اپنے جھوٹ ہی کی وجہ سے ہے۔

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

تو یوم القیامہ کو مُبْطِلُوْنَ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ”صرف یہ مراد نہیں ہے کہ قیامت کو جزا سزا ہو گی۔ بلکہ قرآن شریف میں بار بار اور صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازاتِ کبریٰ کا وقت ہے“۔ مجازات سے مراد یہاں جزا دینا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کو جو اعمال کی جزا دے گا وہ بڑی جزا ہو گی۔ ”مگر ایک قسم کی مجازات اِسی دنیا میں شروع ہے جس کی طرف آیت ﴿یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا﴾ اشارہ کرتی ہے“۔

(کشتی نوح۔ صفحہ ۳۹)

یعنی ایک مجازات ہے اس دنیا میں بھی جس کے متعلق یہ آیت اشارہ کر رہی ہے ﴿یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا﴾۔ اب یہ دیکھیں کتنا باریک مضمون ہے۔ مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس دنیا میں جو جزا دی گئی وہ فرقان کے طور پر ثابت ہوئی۔ آپ کو ایک واضح فرقان غیروں پر عطا کیا گیا۔ پس یہ خیال کہ محض ایک دعویٰ ہے جزا دینے کا، بالکل غلط ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں جزا دیتا ہے ان کے اندر ایک فرقان رکھ دیتا ہے، ان کے اندر ایک غیر معمولی نیکی اور نورانیت رکھ دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ غیروں پر قلبی حکومت کرتے ہیں، روحانی حکومت کرتے ہیں۔ پس فرقان کا مجاز دنیا سے ایک گہرا تعلق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی ضمن میں یہ بات بیان فرمارہے ہیں۔

اب سورۃ الفتح کی پندرھویں آیت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں ﴿وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اب وہی جسے چاہتا ہے کا مضمون یہاں جاری ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ اپنی مالکیت کی وجہ سے ان لوگوں پر جبر کرتا ہے بلکہ ان کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے جن کے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ان کو عذاب دیا جائے ان کو عذاب دیتا ہے، جن کے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں بخش دیا جائے ان کو بخش دیتا ہے اور وہ بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یعنی ایسے مواقع بہت سے انسانی زندگی میں پیدا ہوتے رہتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان نے ایک گناہ کیا، پھر گناہ کیا، پھر گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ بار بار بخشتا چلا جاتا ہے اور بخشتا چلا جاتا ہے۔ پس یہاں بار بار رحم کرنے کا ذکر فرما کر انسان کو مایوسی سے بچالیا۔

اس ضمن میں ایک مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین میں حدیث ہے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

”مَیں کامل موحّد ہو کر اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرتا ہوں“۔ یہ وہ دعا ہے، وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ ”مَیں کامل موحّد ہو کر اپنا رُخ اُس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور مَیں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے“۔ اب ہم تو روزانہ اپنی نیت کرتے وقت مختصر نیت باندھتے ہیں مگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی نیت کے وقت یہ سارے مضمون ذہن میں دوہرایا کرتے تھے اور چونکہ ہم چند قدم ہی آپ کی پیروی کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے چلنے کی استطاعت نہیں ہے اس لئے اپنی کمزوریوں کے پیش نظر ہم مختصر دعا مانگتے ہیں۔ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت لمبی دعا کیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق یہ دعا سنیں۔ ”میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور مَیں کامل فرمانبردار ہوں۔ اے اللہ! تُو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تُو میرا ربّ اور مَیں تیرا بندہ ہوں۔ مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مَیں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔ میرے سب گناہ مجھے بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ (مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین)

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے خلاف ہے“۔ یعنی ہر بدی کی اگر انسان کو سزا دی جائے تو کوئی انسان بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا۔ پس یاد رکھو یہ اللہ تعالیٰ کے عفو اور درگزر کے خلاف ہے کہ وہ ہر بدی کی سزا دے۔ اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لیلۃ القدر دیکھو تو یہ دعا کرو ”اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ“ کہ اے اللہ تو مجسم عفو ہے، مجسم بخشش ہے اور بخشش سے محبت اور پیار کرتا ہے پس مجھ سے بھی بخشش کا سلوک فرما۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں: ”ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے خلاف ہے کیونکہ وہ مالک ہے“۔ مالک کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہر بدی کی سزا دے۔ وہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح نہیں ہے ”جیسا کہ اُس نے قرآن شریف کی پہلی ... میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا کہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی خدا جزا سزا دینے کا مالک ... اور ظاہر ہے کہ کوئی مالک، مالک نہیں کہلا سکتا جب تک دونوں پہلوؤں پر اُس کو اختیار نہ ہو یعنی چاہے تو پکڑے اور چاہے تو چھوڑ دے“۔ (چشمہ معرفت۔ صفحہ ۱۶)

اب سورۃ المومنون کی ۸۹ اور ۹۰ آیات ہیں ﴿قُلْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ۔ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ﴾ تو پوچھ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلہ پر کسی کو پناہ نہیں دی جاتی۔ بتاؤ اگر تم جانتے ہو۔ وہ کہیں گے اللہ ہی کی ہے بادشاہت زمین اور آسمان میں۔ پوچھ پھر تم کہاں بہکائے جارہے ہو۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر جو کامل بادشاہ ہے تم دوسرے بادشاہوں کی طرف نظر کرتے ہو یہ عارضی طور پر بادشاہ ہیں۔

سورۃ یٰسین نمبر ۸۳، ۸۴ ﴿اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ﴾ یقیناً اس کا صرف یہ حکم کافی ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلے تو وہ اسے کہتا ہے ہو جا پس وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے۔ یہاں یہ ترجمہ مَیں نے ہمیشہ کے لئے اختیار کیا ہے ﴿کُنْ فَیَکُوْنُ﴾۔ کَانَ نہیں فرمایا بلکہ ’کُنْ فَیَکُوْن‘ کہ جب وہ اسے کُنْ کہتا ہے تو اچانک وجود میں مکمل طور پر نہیں آتی۔ اس کے لمبے ارتقائی دَور سے رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے اپنے آخری مقام تک پہنچتی ہے۔ پس ﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ﴾۔ پس پاک ہے اللہ جس کو مَلکوت میں ہر چیز ہے اور جو اس کی ملکوت میں ہے اس کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ لازماً کُنْ فَیَکُوْن ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ہم اس کی ملکوت میں ہیں اور اس نے ہماری تدریجی ترقی کے سامان پیدا فرمائے ہیں اور بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾ اور تم بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات میں اس ضمن میں فرماتے ہیں:

”...... یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے، اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے“۔ ’یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے، اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے‘۔ مراد یہ نہیں کہ اِس عالم میں اس کا حل نہیں ہو سکتا۔ اگر عالم امتحان ہے تو امتحان کے بعد ہی پھر اس کا حل نکلا کرتا ہے، امتحان کے دوران تو اس کا حل نہیں بتایا جاتا، پس اس عالم امتحان کا حل دوسرے عالم میں ہو گا جو جزا سزا کا دن ہے۔ ”اس دنیا میں جو تکالیف رکھی ہیں اس کا وعدہ ہے کہ آئندہ عالم میں خوشی دے گا۔ اگر اب بھی کوئی کہے کہ کیوں ایسا کیا اور ایسا نہ کیا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ وہ تحکم اور مالکیت بھی تو رکھتا ہے۔ اُس نے جیسا چاہا کیا۔ کسی کو اس کے کام پر اعتراض کی گنجائش اور حق نہیں“۔

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۷۴)

اب سورۃ الحج کی دو آیات ہیں ۵۷، ۵۸ ﴿اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہِ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ

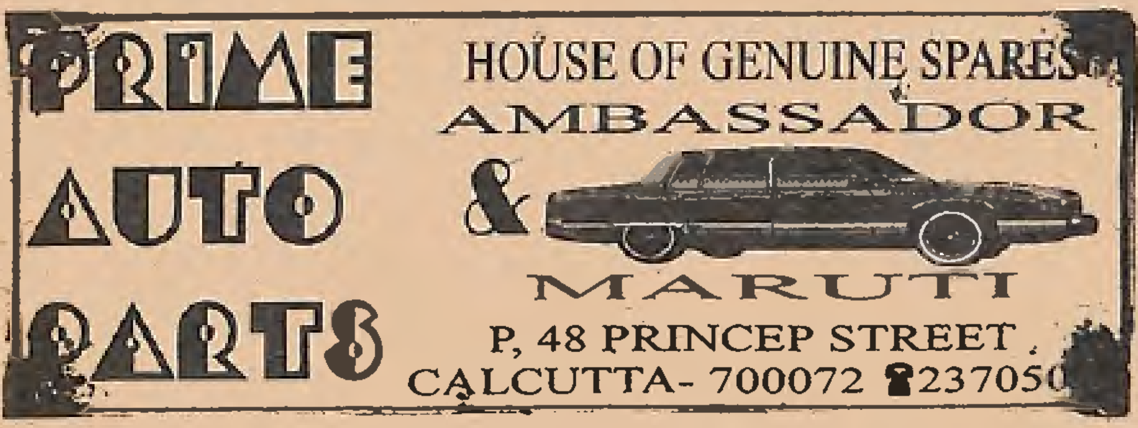

﴿مُّھِیْنٌ﴾ سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہو گی، سلطنت تو اب بھی اللہ ہی کی ہے مگر لوگوں کو اس کا شعور نہیں ہے۔ وہ عالمی سلطنتوں کی طرف تو دوڑتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ان عالمی سلطانوں پر بھی تو اللہ ہی کی سلطنت چلتی ہے۔ فرمایا: سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہو گی یعنی اس دن اس کا شعور ہو جائے گا سب کو کہ ہاں اللہ ہی بادشاہِ کُل ہے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا تو یہی ہیں وہ جن کے لئے رُسوا کن عذاب (مقدر) ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اُس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہو گی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہو گا"۔ اب اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اُس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہو گی" یہ کیا مطلب ہے کہ اصل موجب خدا تعالیٰ کی ذات ہو گی۔ ہر چیز کی کنہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور جب بھی آپ وجوہات کی تلاش کریں آخری وجہ اللہ نکلتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو گمراہ کرتا ہے اور زبردستی کسی کو نیکی عطا کرتا ہے۔ وہ مالک ہے امر مجازات کا اور دراصل شقاوت ابدی کے نتیجہ میں بعض لوگ اپنی بدبختی سے گناہ پہ آمادہ ہوتے ہیں اور گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

"اس طرح پر کہ جو لوگ اُس کی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اُس کی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کر لیا تھا اُن پر انوارِ رحمت اُس ذات کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہوں گے"۔ یعنی وہ انوار رحمت جو اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں پر نازل ہوتے ہیں وہ اپنے اندر ایک ابہام کا رنگ رکھتے ہیں اور قیامت کے دن وہ سب ابہام دور ہو جائیں گے اور کھلے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے انوار اپنے پیارے بندوں پر نازل فرمائے گا۔ "اور جن کو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اِس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے اور عذابِ الیم میں مبتلا ہو جائیں گے"۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلداول صفحہ ۴۵۵، ۴۵۶ حاشیہ ۱۱)

اب سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۱۷ ہے یہ آخری آیت ہے جو میں آج آپ کے سامنے پیش کروں گا ﴿یَوْمَ ھُمْ بَارِزُوْنَ لَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْھُمْ شَیْءٌ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ﴾ جس دن وہ نکل کھڑے ہونگے ان کا کچھ حال اللہ پر مخفی نہ ہو گا۔ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے اللہ ہی کی ہے جو اکیلا اور صاحب جبروت ہے۔ پس یہاں بھی آج کے دن بادشاہت سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں دھوکہ میں پڑے ہوئے لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ دنیا کی بادشاہتیں عارضی ہیں اور آخری اور حقیقی اور دائمی بادشاہت صرف اللہ ہی کی ہے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"﴿لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ﴾ یعنی اس دن ربوبیت الٰہیہ بغیر توسط اسباب عادیہ کے اپنی تجلی آپ دکھائے گی"۔ یعنی اس دنیا میں تو ربوبیت کے عارضی سامان بنتے ہیں اور ان سے تجلی ہوتی ہے مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ براہ راست اپنی ربوبیت کی تجلی ظاہر فرمائے گا۔ "اور یہی مشہود اور محسوس ہو گا کہ بجز قوت عظمیٰ اور قدرت کاملہ حضرت باری تعالیٰ کے اور سب ہیچ ہیں"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۱-۲۷۲ حاشیہ نمبر ۱۱)۔

ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام بھی ہے جو بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ میں شائع ہوا ہے۔ ۱۱ر جون ۱۹۰۶ء کا یہ الہام ہے: "ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا "لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار" کہ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے اللہ ہی کی ہے، اللہ ہی کی بادشاہت ہے جو واحد ہے اور قہار ہے۔ تو اس زلزلہ سے مراد جنگیں تھیں جس کی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہیں ظاہری طور پر ایک کانگڑہ کا زلزلہ بھی آیا تھا جو بہت ہی خوفناک تھا اور اس میں بھی اللہ کی بادشاہت سو فیصد احمدیوں کے حق میں ظاہر ہو گئی اور بڑی شان سے ظاہر ہوئی اور سارے زلزلہ میں جس میں لاکھوں لوگ تباہ ہو گئے ایک بھی احمدی نہ مرا۔ اور یہ ناممکن تھا کہ ایک بھی احمدی نہ مرتا۔ ایک گاؤں میں ایک احمدی کے متعلق خطرہ ہوا کہ وہ مر چکا ہے وہ نکل نہیں رہا۔ جب ملبہ کو اٹھایا گیا تو وہ اپنی چارپائی کے نیچے بالکل محفوظ پڑا تھا۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیشگوئی تھی کہ واحد اور قہار کی قہاریت اور جلوہ اس دن ظاہر ہو گا یہ دنیا کے عام زلزلوں میں بھی ظاہر ہوا اور اس سے دنیا کے وہ زلازل جو طبعی قوانین کے مطابق چلتے ہیں اور زلازل جو خدائی قانون کے مطابق چلتے ہیں ان میں ایک فرق ہو گیا ہے۔ عام طور پر جو زلزلے آتے ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں، ہر نیک و بد کو برابر مارتے ہیں، کوئی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ میں نیک تھا میں زلزلہ سے بچ گیا۔ لیکن جو زلازل پیشگوئیوں کے مطابق آتے ہیں ان میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نیک آدمی سے زلزلے اس طرح سلوک کرتے ہیں جیسے انتہائی سلوک پہچان کے کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کانگڑہ کے زلزلہ کی مثال دی ہے سارے زلزلہ میں لکھو کھہا جانیں تلف ہوئیں، ایک احمدی کی جان بھی ضائع نہیں ہوئی اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کا مطلب تھا۔

ایک اور مطلب ہے وہ جنگوں کے زلزلے۔ وہ دو تو آچکے ہیں اور تیسری جنگ کا زلزلہ ابھی آنے والا باقی ہے جو سب زلزلوں سے زیادہ خوفناک ہو گا۔ پس دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر آپ اس وقت تک زندہ ہوں تو آپ کو اس زلزلہ کے عذاب سے بچائے اور اس کا ایک ہی گر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمادیا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے ☆ جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

جس خدا کی عجیب شانیں ہیں جو اس سے پیار رکھتے ہیں ان کو آگ کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اگر وہ دن دیکھنا نصیب ہو تو اپنے پیار کی وجہ سے اس آگ کے عذاب سے بچائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد احباب چونکہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہونے لگے تھے اس لئے حضور انور نے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا 'جب تک مَیں بات ختم نہ کرلوں بیٹھے رہا کریں'۔ نیز فرمایا:

یہ لندن مسجد میں جرمنی کے سفر سے پہلے کا آخری خطبہ ہے اور باقی تین خطبے غالباً جرمنی کے سفر میں آئیں گے۔ اور جرمنی کا یہ سفر بہت غیر معمولی بوجھ بھی لے کر آرہا ہے اور بہت غیر معمولی خوشخبریاں بھی لے کر آرہا ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دعائیں یاد رکھیں، سب کارکنوں کو جو بڑی دیر سے بے انتہا محنت کر رہے ہیں اور ابھی محنت کے بہت دن باقی ہیں ان کو بھی دعا میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کا بہترین پھل عطا فرمائے اور اس کا کوئی نقصان ان کو نہ پہنچے اور سارے کام جو ان کے سپرد ہیں وہ اپنے فضل کے ساتھ سہولت کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ کم سے کم پچاس ہزار انسان وہاں تشریف لائے ہوں گے اور دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوں گے، بڑے بڑے بادشاہ بھی اور عام غریب الناس بھی، اللہ کے نزدیک تو سب برابر ہیں لیکن مجھے ان سے ملاقاتوں کا بہت بوجھ ہو گا اور ملاقاتیں میرے سب کاموں میں سے زیادہ بوجھ بنی ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس میں لوگ اپنی کمزوریاں، بے چارگیاں بتاتے ہیں، اپنے اوپر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کرتے ہیں اور طرح طرح کے ایسے مصائب کا ذکر کرتے ہیں جس کی چکی میں وہ پیسے جارہے ہیں۔ پس دعا کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان کے لئے سچی دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور جب وہ آئیں تو فیض لے کر واپس لوٹیں اور دعاؤں کا فیض بعد میں بھی اُن کو پہنچتا رہے، اور خیریت سے پھر میں دوبارہ لنڈن واپس آؤں اور یہاں کی جو ذمہ داریاں ہیں دوبارہ ان کو سنبھال سکوں۔ اب آپ لوگ بے شک نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

❀❀❀❀......✡✡✡......❀❀❀❀

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ قائم رہے تمہاری نسبت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو

اولاد کا زیادہ پیار بھی انسان کو بہت بڑے فتنوں میں ڈال دیتا ہے

جب تک اپنی حالت کی اصلاح نہ کرو تمہارا منہ سے بچوں کو نیک نصیحتیں کرنا کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔

بچپن ہی میں بچوں کو جھوٹ سے نفرت دلانا بہت ہی ضروری ہے۔جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خداتعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(انٹر نیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر ۲۵/اگست بروز ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب)

منہائم جرمنی ۲۵ اگست ۲۰۰۱ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹر نیشنل جلسہ سالانہ جرمنی ۲۰۰۱ء کے موقعہ پر دوسرے روز قبل از دوپہر جلسہ گاہ مستورات میں خطاب فرمایا جو مردانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کیا گیا اور ایم ٹی اے انٹر نیشنل کے توسط سے ساری دنیا میں براہ راست نشر ہوا۔ حضور کے خطاب سے قبل قرآن کریم کی تلاوت اور نظم پڑھی گئی اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی سورۃ التحریم کی حسب ذیل آیت کی تلاوت کی :﴿يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾

(سورۃ التحریم آیت ۷)

پھر فرمایا ان آیات کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اُس پر بہت سخت گیر قوی فرشتے (مسلط) ہیں وہ اللہ کی اُس بارہ میں جو وہ انہیں حکم دے نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کا خطاب بچوں کی تربیت سے متعلق ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس خطاب کی روشنی میں مائیں اپنے بچوں کی بہترین تربیت کریں گی جو ان کا مستقبل ہیں سب سے پہلی حدیث تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے/۔پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔(مسلم کتاب القد، باب معنی کل مولود یولد علی الفطر)۔پس یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے کہ ہر بچے کو اللہ تعالیٰ فطرت انسانی پر پیدا کرتا ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ بعض بچے جبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں اور بوسنیا میں بڑی کثرت سے ایسے بچے پیدا ہوئے تھے ان کی ماؤں نے مجھ سے سوال کیا کہ ان بچوں کا کیا بنے گا۔ میں نے کہا کہ ان بچوں کا قصور تو کوئی نہیں۔ یہ تو جنتی ہیں مگر وہ جو ظالم ہیں وہ جہنمی ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ سب بچے فطرت پر پیدا ہوتے ہیں اس لئے ہماری ماؤں کو بھی سوچنا چاہئے کہ بچے تو دین فطرت پر پیدا ہوں اور اگر بڑے ہوں آپ کی تربیت میں اور وہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بن جائیں تو اس میں بچوں کا قصور نہیں یہ سارا ماں باپ کا قصور ہوگا۔

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے''۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

بچوں کے دوستوں کا انتخاب

ایک حدیث ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ کسے دوست بنا رہا ہے''۔(ترمذی ابواب الزھد باب ما جاء فی اخذ المال حقہ)۔اب بچپن ہی سے بچوں کے دوستوں پر نظر رکھنی بہت ضروری ہے بعض لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ ماں باپ کو دکھائی دے دیتا ہے کہ کس قسم کے دوست ہیں۔ اگر بچے کے دوست اچھے ہوں گے تو بچہ بھی ضرور اچھی تربیت پائے گا۔اس لئے آپ اس بات کا خیال رکھا کریں کہ اگر بچے کے غلط دوست دیکھیں تو پھر ان دوستوں سے بچے کا تعلق توڑنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس اس ضمن میں میں پڑھ کے سناتا ہوں۔

''خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں؟ یہی وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہوا؟ خدا تعالیٰ نے اسے سؤر اور بندر کہا۔ اور اب جو حالت ان کی مال و دولت ہوتے ہوئے بھی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں''۔(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو بعد میں اپنے ماں باپ کے لئے دعا گو ہو۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے ہمیشہ پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے''۔

(ابن ماجہ باب ثواب معلم الناس)۔خالی علم صدقہ جاریہ نہیں بلکہ ایسا علم جس پر بعد میں عمل ہوتا رہے۔

ایک بخاری کی حدیث ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں: میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اُسے لے کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا''۔ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تفاؤل کے طور پر اچھے نام بچوں کے رکھا کرتے تھے۔ اور آپ کو بھی اپنے بچوں کے نام محض سننے میں خوبصورت نہ ہوں بلکہ معنی خیز ہوں اور بہت اچھے نام ہوں، ایسے نام رکھنے چاہئیں۔ بچہ بھی بسا اوقات اپنے نام کے مطابق ہی بنتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی دستور تھا۔ اس کا نام ابراہیم رکھا۔ ''پھر اُسے کھجور کی گھٹی دی اور اُس کے لئے خیر و برکت کی دعا کی ''۔(بخاری، کتاب العقیقۃ) ۔ آج کل تو لوگ شہد کی گھٹی دیتے ہیں۔ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے کھجور کی گھٹی ثابت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے...... کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلاء کلمۃ الاسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دیدے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۷۹)

یعنی اگر ظاہری حالت میں ناممکن بھی ہو اگر یہ نیت ہو کہ بہت پاک اولاد ہو اور اس نیت سے خدا کے حضور انسان گریہ وزاری کرتا ہے اور مایوس نہ ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ہرگز بعید نہیں کہ بظاہر ناممکن حالات میں بھی اللہ نیک اولاد عطا فرمائے۔

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں:

''بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تاکہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو''۔

(ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۱۱۰)

بچوں سے عزت سے پیش آؤ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔(ابن ماجہ أبواب الأدب باب برّ الوالد)

یہ بھی بہت ضروری ہے۔ بچوں کو بہت زیادہ ڈانٹنا اور تُو کر کے مخاطب کر کے (تُو تُو کہہ سکتے ہیں مگر پیار کے ساتھ) مگر اگر بے عزتی کے ساتھ تُو کر کے تو تکار کی باتیں کریں تو اس بچے کی تربیت پھر ہمیشہ خراب ہوتی ہے۔ بچپن سے اس کے دل میں ماں باپ کی عزت باقی نہیں رہتی۔ یو پی وغیرہ میں تو رواج ہے کہ وہ بچے کو آپ کر کے مخاطب کرتے ہیں۔ تو اگر آپ کر کے مخاطب کر سکیں تو یہ بھی اچھی عادت ہے۔ بچے کا ادب کریں تو بچہ ماں باپ کا ادب کرتا ہے۔ اگر ادب نہ سکھائیں تو پھر بچہ بے ادب کے طور پر بڑا ہوتا ہے اور بڑے ہو کر بھی پھر ماں باپ کا ادب نہیں کرتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے، اپنے پاس بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضورؐ ملنے کے لئے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضورؐ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر حضور کو بٹھاتیں۔

(ابوداؤد کتاب الأدب باب فی القیام)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور عبارت ہے:

''اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں''۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو قول ہے آپ کے ذہن میں اس وقت رکھ لوگ ایسے ہوں گے جو اس قسم کی درخواستیں کرتے ہونگے اور خود خیال نہیں ر[illegible] اب [illegible] جہاں تک یاد ہے جتنے بھی لوگ اپنی اولاد کے لئے خط لکھتے ہیں اکثر ان کے نیک ہونے کے لئے دعا [illegible] کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میری تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا"۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲)

بچپن سے ہی کھانے کے آداب سکھانا

بخاری کتاب الاطعمہ۔ حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو آنحضرت ﷺ کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرت ﷺ کے گھر میں رہتا تھا۔(کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ تھالی میں ہر طرف سے ادھر اُدھر گھومتا تھا۔ حضور نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا۔اے بچے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔اُس وقت سے لے کر میں ہمیشہ حضورؐ کی اس نصیحت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔(بخاری کتاب الاطعمه باب التسمية على الطعام والأكل باليمين)

اب یہ بھی بچپن ہی میں تربیت کی جائے تو تربیت ہوتی ہے۔اگر بچپن سے بسم اللہ کہنے کی عادت نہ ڈالیں تو بڑے ہو کر بھی پھر نہیں رہتی اور کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ہر جگہ انگلیاں نہیں پھیرنی چاہئیں۔پس جو بچے کھانے میں اچھی چیزیں، اچھی بوٹی ڈھونڈتے پھرتے ہیں ان کو سمجھائیں کہ اس کی باری آ جائے گی۔تم اپنے آرام سے، اطمینان سے کھانا کھایا کرو۔اطمینان سے کھانا کھانے سے انسان کا ہاضمہ بھی بہتر ہوتا ہے۔جو افراتفری میں کھانا کھاتے ہیں ان کو نقصان پہنچتا ہے۔

ایک بچے کے متعلق روایت ہے۔ابو رافع بن عمرو الغفاری کے چچا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابھی بچہ ہی تھا تو انصار کی کھجوروں پر پتھر مار مار کر پھل گرایا کرتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا گزر اُدھر سے ہوا تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ یہاں ایک لڑکا ہے جو ہماری کھجوروں کو پتھر مارتا ہے اور پھل گراتا ہے۔چنانچہ مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپؐ نے پوچھا:"اے لڑکے تو کیوں کھجوروں کو پتھر مارتا ہے؟"۔ میں نے عرض کیا کہ "تا کہ میں کھجوریں کھا سکوں"۔ فرمایا"آئندہ کھجور کے درخت کو پتھر نہ مارنا، ہاں جو پھل گر جائے اسے کھا لیا کر"۔ پھر آپؐ نے میرے سر پر(پیار سے) ہاتھ پھیرا اور دعا دی کہ "اَللّٰھُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَہٗ" کہ اے اللہ اس کا پیٹ بھر دے"۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۱ مطبوعہ بیروت)

تو یہ بھی آنحضرت ﷺ کی سنت تھی بغیر پتھر مارے اگر کوئی پھل نیچے گرا ہوا مل جائے تو اس کا کھانا ناجائز نہیں ہے لیکن ساتھ ہی دعا بھی دی کہ اللہ اس کا پیٹ بھر دے۔پھر ساری عمر اس نے کبھی حرص نہیں کی۔

بچوں کو حلال اور طیب کھانے کی نصیحت کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری میں یہ روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علی کے بیٹے حسن نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں ڈالی تو حضورؐ نے فرمایا:"چھی چھی! تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے"۔(بخاری كتاب الجهاد باب من تكلم بالفارسية والرطانة)

پس آنحضرت ﷺ نے ایک روایت کے مطابق اپنے نواسے کے منہ میں انگلی ڈال کر کھجور نکال لی۔

بچوں سے پیار

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے یہ بھی بخاری ہی کی ایک حدیث ہے۔کہ آنحضرت ﷺ نے (اپنے نواسے) حسن بن علی کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا"جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جائے گا"۔(بخاری كتاب الأدب باب رحمة الوَلد وتقبيله)

پس بچوں کو چومنا، پیار کرنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت ہے۔ چھوٹے بچوں کو بھی اور بڑے بچوں کو بھی آپ ہمیشہ پیار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت الادب المفرد للبخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا ایک چھوٹا بچہ تھا۔وہ اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"کیا تو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟"۔اس پر اس نے جواب دیا جی ہاں حضور۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"اللہ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس بچے پر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا ارحم الراحمین ہے"۔(الادب المفرد للبخاری باب رحمة العيال)

سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ نہ بات کرے گا اور نہ ان کو پاک ٹھہرائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا"۔یہ بہت ہی بڑی تنبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کو ظاہر کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ تو سب کو دیکھ رہا ہے مگر بعض دفعہ انسان سے نظریں اس طرح پھیرتا ہے کہ انسان محسوس کرتا ہے کہ مجھے نہیں دیکھ رہا۔

حضور سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا:"ایسا شخص جو اپنے والدین سے بیزار ہو اور ان سے بے رغبتی رکھتا ہو"۔اس سے بھی اللہ تعالیٰ صرف نظر فرمائے گا۔"اور ایسا شخص جو اپنی اولاد سے بیزار ہو" اس پر بھی اللہ تعالیٰ رحم کی نگاہ نہیں ڈالے گا۔"اور ایسا شخص جسے اس کی قوم نے نوازا تو اس نے ان کی نوازشات کی ناقدری کی ہو اور ان سے بے تعلقی کا اظہار کیا ہو"۔(مسند احمد بن حنبل؟)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ایک بار آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا۔لیکن دل میں میرے یہ تھا کہ میں حضورؐ کے حکم کی بجا آوری کے لئے ضرور جاؤں گا۔بہر حال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔میں نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا:"اُنیس! جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے"۔ میں نے عرض کی:"ہاں یا رسول اللہ!۔انسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! میں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی، مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔(مسلم كتاب الفضائل ـ باب كان رسول الله احسن الناس خلقا)

گویا کہ آپؐ حضرت انس سے بہت ہی شفقت فرمایا کرتے تھے اور اگر وہ اپنے کام سے غفلت بھی برتتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس بات کو معاف فرما دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے۔ایک دفعہ جب آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔ آپؐ نے مجھے گود میں اٹھا لیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ تو آپؐ نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔اس طرح مدینہ منورہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے"۔(مسند احمد بن حنبل ۔ مسند اهل البيت)

اب اونٹوں کا زمانہ تو نہیں رہا لیکن بچوں کو پیار سے اپنے ساتھ بٹھانا اگر سواری کرتے ہیں تو سواری میں بٹھا لینا، موٹر چلاتے ہیں تو موٹر میں گود میں بٹھا لینا یہ بھی سنت نبوی کے مطابق ہے۔میں بھی بچوں میں اس سنت پر عمل کیا کرتا تھا اور موٹر چلاتے ہوئے اپنی بچیوں کو باری باری اپنی گود میں بٹھا لیا کرتا تھا۔

ایک روایت بخاری کتاب الادب سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ہے کہ رسول کریم ﷺ مجھے اٹھا کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے تھے اور حسنؓ کو دوسری ران پر۔ پھر انہیں بھینچ لیتے اور یہ دعا کرتے: "اے اللہ! تو ان دونوں پر رحم فرما، میں بھی ان سے رحم کا سلوک کرتا ہوں"۔(بخاری كتاب الأدب)

اب سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کی روایت ہے کہ "آپ بچوں کو گود میں اٹھائے ہوئے باہر نکل آیا کرتے تھے اور سیر میں بھی اٹھا لیا کرتے تھے۔اس میں کبھی آپؑ کو تامل نہ ہوتا تھا۔اگرچہ خدام جو ساتھ ہوتے وہ خود اٹھانا اپنی سعادت سمجھتے۔ مگر حضرت بچوں کی خواہش کا احساس یا اُن کے اصرار کو دیکھ کر آپ اٹھا لیتے اور ان کی خوشی پوری کر دیتے۔ پھر کچھ دور جا کر کسی خادم کو دے دیتے"۔ یعنی اس طرح اٹھا کر لئے پھرتے پھر کچھ دیر بعد لوگوں کی خواہش کے پیش نظر کسی ایک خادم کے سپرد بھی کر دیتے تھے۔ "صاحبزادی امۃ النصیر کی وفات پر ان کا جنازہ بھی حضور نے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تھا اور چھوٹے بازار سے باہر نکلنے تک یعنی اڈّا خانہ تک حضور ہی اٹھائے ہوئے لے گئے تھے"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفه یعقوب علی عرفانی صفحه ۳۸۹)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ کی روایت ہے:

"بارہا میں نے دیکھا ہے۔اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں۔اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیا ہے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوّے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں، آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں"۔(سیرت مسیح موعودؑ صفحه ۳۵)

بچوں کی تربیت کہانیوں کے ذریعہ

بچوں کو اچھی کہانیاں بھی سنانی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایت ہے، آپ نے فرمایا:"اچھی کہانی سنا دینی چاہئے اس سے بچوں کو عقل اور علم آتا ہے"۔

(سیرت حضرت اقدس مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحب صفحه ۳۸۴)

میں بھی اردو کلاس میں بعض کہانیاں بچوں کے لئے سنایا کرتا تھا اور خود بھی بنا بنا کر سناتا رہتا تھا۔ بچے بہت دلچسپی لیتے تھے۔ انہیں اردو بھی آجاتی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی مجھے توفیق مل جاتی تھی۔

بچوں سے مساوات اور انصاف کا سلوک کرو

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ابا جان ان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بچے کو ایک غلام تحفۃً دیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے؟۔ میرے ابا نے عرض کیا، نہیں حضور۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ واپس لے لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو"۔

اب یاد رکھنا چاہئے کہ بعض بچے ماں باپ کو زیادہ پیارے ہوتے ہیں مگر جو کم پیارے ہیں ان سے بھی

انصاف کا معاملہ لازمی ہے۔ اگر انصاف نہیں کریں گے تو بچوں میں ایک دوسرے سے بھی بخل اور نفرت پیدا ہوگی۔

"اس پر میرے والد نے وہ تحفہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا:" مجھے اس ہبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا"۔

(بخاری کتاب الهبة، باب الهبة للولد. واذا أعطى بعض ولده شيئا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی یہ نصیحت تھی اور بڑی سختی سے ہدایت تھی کہ سکول میں بچوں کو استاد سوٹیاں نہ مارا کریں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کبھی کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ اس نے کسی بچے کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے اور متواتر ایسے احکام نافذ فرمائے گئے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جاوے۔ چھوٹے بچوں کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلف کیونکر ہو سکتے ہیں"۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ ۲۶۵)

مطلب ہے ابھی ان کی عمریں نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ کو جواب دیں تو آپ ان کی بلوغت سے پہلے ان پر سختی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

ایک حدیث ہے مسلم کتاب الفضائل سے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ مَیں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپؐ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے اپنے ایک کام کے لئے بھیجا اور اس وجہ سے مَیں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ میری ماں نے مجھ سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو مَیں نے جواب دیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا تھا۔ میری ماں نے پوچھا وہ کام کیا تھا؟ مَیں نے جواب دیا: "ایک راز کی بات تھی"۔ میری ماں نے کہا تو پھر حضور کا راز کسی کو نہ بتائیو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے ملازم ثابت سے فرمایا: "اے ثابت! اگر وہ راز کی بات میں کسی کو بتا سکتا تو تجھے ضرور بتا دیتا"۔ (مسلم کتاب الفضائل)

نماز کی نصیحت

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کیا کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر کچھ سختی کرو"۔ مگر یہ سختی معمولی سختی ہونی چاہئے۔ تھوڑے سے پیٹھ کر ایک دو تھپڑ ہلکے سے مار دئے۔ اس سے زیادہ سوٹیوں وغیرہ سے سختی ہرگز مراد نہیں ہے۔ اس کو رسول اللہ ﷺ ہرگز پسند نہیں فرمایا کرتے تھے۔ "جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو پھر کچھ سختی کیا کرو۔ اور اس عمر میں ان کے بسترے بھی الگ کر دو یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

(ابو داؤد باب متى يؤمر الغلام بالصلوٰة)

جب بارہ سال کے ہو جائیں تو پھر ان پر کسی قسم کی سختی کی اجازت نہیں ہے۔ پھر ان کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ تمہاری بچپن کی تربیت ان کے کام آئے گی یا تمہاری دعائیں ان کے کام آئیں گی۔

بچوں کو درست طریق پر نماز پڑھنے کی تربیت دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بخاری میں یہ روایت درج ہے: وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی خالہ کے گھر رات گزاری۔ رات کو آنحضرت ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ مَیں بھی حضور کے ساتھ حضور کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ حضور نے مجھے سر سے پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

(بخاری کتاب الاذان. بابٌ اذا لم ينوِ الامامُ أن يؤمَّ ثم جاء قومٌ فأمَّهم)

اب یہ بھی یاد رکھیں لڑکے ہوں تو امام کی دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ لڑکیاں ہوں تو انہیں امام کے بائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اپنی اولاد سے پیار تو کرو لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اولاد کا زیادہ پیار بھی انسان کو بہت بڑے فتنوں میں ڈال دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ اپنی اولاد سے زیادہ پیار کے نتیجہ میں ان کو بگاڑ بھی دیتے ہیں اور بڑے ہو کر پھر ان کے گناہوں کے ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد پنجم. صفحہ ۴۵۶)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو۔ اور خدا تعالیٰ کی فرماں بردار ہو کر اُس کے دین کی خادم بنے، بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا"۔ یعنی ایسی اولاد کے متعلق یہ خیال کہ وہ نیک طور پر باقی رہیں گی یہ ایک وہم ہے۔ ایسی اولاد بدیوں کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ "لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے"۔

اب ماں باپ اولاد کے متعلق تو لازماً چاہتے ہیں کہ وہ نیک ہوں لیکن اپنی حالت نہیں بدلتے اور بچے بڑے ذہین ہوتے ہیں وہ اپنے ماں باپ کی اپنی حالت دیکھ لیتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ ان کو تو بدی سے محبت ہے اور ہمیں نیکی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ سکھایا ہے کہ جب تک اپنی حالت کی اصلاح نہ کرو تمہارا منہ سے بچوں کو نیک نصیحتیں کرنا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ "اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور مُنہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو حقیقانہ زندگی بنا دے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے"۔ (ملفوظات. جلد دوم. صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی ایک اور روایت ہے: "آپ بچوں کی خبر گیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی۔ اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی ضعیف مخلوق کی رعایت اور پرورش مد نظر ہے۔ آپ کی پہلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی۔ آپ اس کے علاج میں یوں دوا دہی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے اور ایک دنیادار دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جانکاہی کر نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مر گئی، آپ یوں الگ ہو گئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی"۔

(سیرت مسیح موعودؑ. مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ ۵۲)

حضرت اماں جانؓ کا طریق تربیت

اب حضرت پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت اماں جانؓ کے تربیت کے متعلق کچھ اصول بیان کرتی ہیں جو آپ کے لئے ہمیشہ کے لئے رہنما اصول ہیں۔ اسی طریق پر اگر آپ اپنے بچوں کی تربیت کریں تو انشاء اللہ بڑے ہونے تک وہ نیک رہیں گے۔ فرماتی ہیں:

"اصولی تربیت میں مَیں نے اس عمر تک بہت مطالعہ عام و خاص لوگوں کا کرکے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے کسی کو بہتر نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی .... مگر جو آپ کے اصول اخلاق و تربیت ہیں ان کو دیکھ کر میں نے یہی سمجھا ہے۔ کہ خاص خدا کا فضل اور خدا کے مسیح کی تربیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا؟"

"بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کرکے اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا یہ آپ کا بڑا اصول تربیت ہے"۔ تو بچے پر اعتبار کریں اور اس کو شک سے نہ دیکھا کریں۔ اگر کوئی غلط بھی کام کر رہا ہے تو آپ کی اعتبار کی نظروں کے تابع وہ اصلاح پذیر ہو جائے گا۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھ پر اعتبار کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آئندہ وہ آپ کو غلط باتیں بتانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

"جھوٹ سے نفرت" یہ بہت ہی بنیادی تربیت ہے۔ بچپن میں ہی بچوں کو جھوٹ سے نفرت دلانا بہت ہی ضروری ہے۔ "ہم لوگوں سے بھی آپؓ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچہ میں یہ عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بیشک بچپن کی شرارت بھی آئے تو کوئی ڈر نہیں"۔ شرارتوں کو برداشت کرلیں مگر جھوٹ کو برداشت نہ کریں۔ جس وقت بھی روکا جائے گا باز آجائے گا اور اصلاح ہو جائے گی۔ فرماتی ہیں کہ اگر ایک بار تم نے کہنا ماننے کی پختہ عادت ڈال دی تو پھر ہمیشہ اصلاح کی امید ہے۔ یہی آپ نے ہم لوگوں کو سکھا رکھا تھا۔ اور کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ہم والدین کی عدم موجودگی کی حالت میں ان کے منشاء کے خلاف کر سکتے ہیں۔

حضرت اماں جان ہمیشہ فرماتی تھیں کہ 'میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے' اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا، بلکہ اور زیادہ متنفر کرتا تھا"۔

مَیں نے بھی یہ نسخہ اپنی بچیوں کے اوپر استعمال کرکے دیکھا ہے اور بہت زیادہ ان کو بچپن سے جھوٹ سے نفرت کی عادت ڈالی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے میری بچیوں میں بچپن سے ہی جھوٹ سے نفرت پیدا کر دی ہے اور کبھی وہ جھوٹ نہیں بولتیں۔ کم از کم میرے علم میں نہیں ہے۔

حضرت اماں جانؓ کا سختی کرنا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو یاد نہیں۔ کہتی ہیں میرے علم میں تو کبھی آپ نے ایسی سختی نہیں کی۔ لیکن آپ کا ایک رعب تھا۔ وہ رعب ہم پر طاری رہتا تھا اور اس رعب کے تابع ہم اصلاح کی کوشش کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت اماں جان کی بہت قدر کرتے تھے۔ اس کے نتیجہ میں بچوں میں بھی آپ کی بے حد قدر تھی۔

حضرت اماں جان کے متعلق پانچواں اصول یہ بیان کرتی ہیں کہ: "پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے"۔

(سیرت حضرت اماں جان از محمود احمد عرفانی)

یعنی بڑا بچہ جو ہے اگر اس کی اچھی تربیت کر لو گی تو انشاء اللہ بڑے بچے کے بعد باقی کی تربیت بھی اچھی ہوتی چلی جائے گی۔

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

صوبہ سرحد (پاکستان) میں احمدیت

مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری کی قبول احمدیت کا واقعہ

صوبہ سرحد کے پہلے صوبائی امیر حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ نے اپنی کتاب میں حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری کو اس علاقہ کا پہلا احمدی قرار دیا ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں پیر صاحب کوٹھہ شریف (حضرت سید امیر") سے بہت پہلے سے سن رکھا تھا۔

حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب کی ولادت قریباً ۱۸۱۳ء میں ہوئی اور آپ بہ تلاش روزگار قندھار سے نکل کر براستہ چمن، کوئٹہ، شکارپور سندھ وغیرہ سفر کرتے ہوئے بمبئی کی تیسری رجمنٹ کے افسر کپتان راورٹی کے پشتو اور فارسی کے استاد اور منشی مقرر ہوئے۔ پھر کپتان کے ساتھ ہندوستان کے کئی مقامات کی سیر کرتے ہوئے لاہور سے ہوتے ہوئے پشاور پہنچے جہاں پادری ہیوز اور دوسرے پادریوں کی درخواست پر صحف انبیاء اور اناجیل اربعہ کا پشتو ترجمہ کیا۔ جب انگریزوں نے صوبہ سرحد میں مدارس کی بنیاد رکھی تو آپ کو ضلع ہزارہ اور پشاور میں مدارس قائم کرنے کے لئے چیف محرر مقرر کیا۔ اسی دوران آپ کے حضرت سید امیر" آف کوٹھہ تحصیل صوابی ضلع مردان سے دوستانہ تعلقات پیدا ہوگئے۔

آپ بیان کرتے تھے کہ حضرت سید امیر" ایک عالم اور خدا رسیدہ شخص تھے۔ ایک دن بغرض نماز تجدید وضو فرما رہے تھے کہ اُن پر کشفی کیفیت طاری ہوئی اور افسوس سے کہا کہ ہمارا وقت گزر گیا ہے۔ کسی نے کہا کہ آپ" کی عمر تو ابھی اس قدر نہیں اور آپ" کے ساتھی عمدہ صحت رکھتے ہیں...... تو آپ" نے کہا کہ تم نے میرا مطلب نہیں سمجھا، جس شخص نے دنیا کی اصلاح کے واسطے پیدا ہونا تھا، وہ پیدا ہوگیا ہے یعنی امام مہدی آخرالزمان۔ اور اب ہمارا وقت ختم ہوچکا ہے۔ اُس شخص نے پوچھا کہ امام مہدی کہاں ہے؟۔ آپ" نے فرمایا کہ مَیں اَور کچھ نہیں کہتا مگر صرف اس قدر کہ اس کی زبان پنجابی ہے اور میرے بعض لوگ اس کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری کی یہ شہادت حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں بھی درج فرمائی ہے۔

حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے تھے کہ "براہین احمدیہ" کی اشاعت کے بعد قریباً ۱۸۸۷ء میں مَیں تہجد پڑھ کر اپنے کمرہ میں مراقبہ میں بیٹھا تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ کمرے کی چھت اوپر اٹھ گئی ہے اور تیز روشنی کمرہ میں داخل ہو رہی ہے۔ جب روشنی قدرے مدھم ہوئی تو مَیں نے ایک بزرگ کو سرو قد اپنے سامنے کھڑا دیکھا۔ مَیں نے اٹھ کر اس سے مصافحہ کیا اور باادب دوزانو ہو کر سامنے بیٹھا۔ پھر کشفی حالت بدل گئی۔ ایک عرصہ بعد جب مَیں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھی تو مَیں نے اُن کو شناخت کرلیا کہ یہ وہی بزرگ تھے۔ چنانچہ عرصہ دراز تک مَیں نے یہی سمجھا کہ میرا کشفی طور پر اُن سے مصافحہ کرنا ان سے بیعت کے مترادف ہے۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب سے ذکر کرتے کہ آپ بیعت کیوں نہیں کرتے تو آپ فرماتے کہ مَیں نے عالم کشف میں بیعت کی ہوئی ہے اور دستی بیعت تب کروں گا کہ مجھ میں شوق پیدا ہو اور خود قادیان جاسکوں۔ اتنے میں حضرت مسیح موعودؑ وفات پاگئے۔ پھر بھی آپ وہی بات کہتے رہے۔ ۱۹۱۱ء میں خاکسار نے عرض کیا کہ شریعت تو ظاہر کی پابند ہے۔ تب فرمایا کہ اچھا میری طرف سے بیعت کا خط لکھ دو۔ چنانچہ خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو آپ کی بیعتِ احمدیت کا خط لکھا اور آپ نے دستخط کردئے۔

سلسلہ احمدیہ کے تاریخی رجسٹر بیعت اولیٰ کی رو سے صوبہ سرحد کے اوّلین احمدی حضرت مولوی ابوالخیر عبداللہ صاحبؓ تھے جنہیں ۲۸؍مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل ہوا اور ۲۹؍اپریل ۱۸۸۹ء کو حضورؑ نے اپنے قلم مبارک سے دوسروں کو بیعت لینے کا اجازت نامہ تحریر کرکے آپ" کو عطا فرمایا۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب" کا بیان ہے کہ آپؓ تیس پینتیس سال کے خوشرو نوجوان تھے، میانہ قد تھا، ذی علم اور متقی انسان تھے، ان کے چہرے سے رشد اور سعادت کے آثار نمایاں تھے۔

پشاور کے سب سے پہلے احمدی حضرت قاضی عبدالقادر خاں صاحبؓ، خاں بہادر تھے۔ آپؓ نے ۲۴؍اگست ۱۸۸۹ء کو بیعت کی سعادت پائی۔

یہ تحقیق روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸؍جون ۲۰۰۰ء میں شائع ہونے والے مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے مضمون اور ۲۶؍جون ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب کے مضمون کا خلاصہ ہے۔

بقیہ صفحہ: (۹) ۱

اب ایک روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے لئے دعا"۔ (ابن ماجه کتاب الدعاء)

نظر بد سے حفاظت کے لئے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ماں کو وہم ہوتا ہے کہ بچے کو نظر لگ جائے گی اور فلاں شخص کی نظر بد کھا جائے گی۔ اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کی ایک دعا یاد رکھیں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو اس دُعا سے دَم کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے لئے انہی الفاظ میں الٰہی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اگر عربی الفاظ نہ بھی یاد رکھ سکیں تو ترجمہ یاد رکھیں:

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ ھَامَّۃٍ وَ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ"۔

ترجمہ: مَیں اللہ کے کامل و مکمل کلمات کے ذریعہ پناہ طلب کرتا ہوں شیطان اور موذی جانوروں سے اور ہر نظر بد سے۔ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے متعلق فرماتے ہیں:

اول......: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم......: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم......: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم......: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم......: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(الحکم ۱۷؍جنوری ۱۹۰۰ء، جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲)

یہ دعا کا طریق وہ ہے جو مَیں نے خود بھی ہمیشہ استعمال کیا ہے اور جہاں تک میری توفیق ہے نام بنام یا اجتماعی طور پر سب کو مَیں یاد رکھتا ہوں۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی۔ ناواقفوں کے لئے بھی دعا مانگتا ہوں۔ آپ اس طریق کو اپنائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین تربیت کی توفیق عطا ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخری اقتباس ملفوظات جلد سوم سے لیا گیا ہے:

"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے، خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔" (ملفوظات. جلد سوم. صفحه ۲۳۲)

اب خطاب ختم ہوا۔ اب میں آپ سے اجازت چاہوں گا۔ لیکن جانے سے پہلے دعا پر بات ختم ہوئی تھی، دعا پر ہی ہم اس خطاب کو ختم کریں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی اور پھر السلام علیکم کہہ کر جلسہ گاہ خواتین سے واپس تشریف لے گئے۔

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال جنوری سے شروع ہو کر دسمبر میں ختم ہوتا ہے سال 2001 وقف جدید کو نو ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتوں کے مخلصین نے وعدہ کے ساتھ ساتھ مکمل ادائیگی کر دی ہے جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

لیکن اس وقت ہندوستان کی اکثر جماعتوں کے افراد کے ذمہ چندہ وقف جدید کی وعدہ جات کے بالمقابل وصولی نہیں ہوئی ہے۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے اس وقت وقف جدید کا کام بہت زیادہ پھیلا ہوا ہے تمام عہدیداران جماعت مبلغین و معلمینِ وقف جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس اہم تحریک کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ بروقت چندہ وقف جدید وصول ہوتا رہے اللہ تعالیٰ جملہ افراد جماعت کے اموال میں برکت دے آمین۔

(ناظم وقف جدید قادیان)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

کیرلہ میں احمدیت کے مخالف علماء کی دجالیت عام مسلمانوں پر واضح ہو چکی ہے

جماعت احمدیہ کی طرف سے سہ روزہ تربیتی کیمپ۔ نمائش کا اہتمام۔ مخالفین کے جھوٹے اعتراضات کا دندان شکن جواب

(رپورٹ: ۔محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ)

جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات کو دیکھ کر حق و صداقت کے دُشمنوں کے حلقہ میں کھلبلی مچی ہوئی ہے جیسا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی میں فرمایا تھا کہ ان عظیم الشان فتوحات کے نتیجہ میں مخالفین میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔ جماعت کی ترقیات اور غیر معمولی کامیابیوں سے مخالف حسد کی آگ میں جل بھن رہے ہیں اور لوگوں کو جماعت کے خلاف کارروائیوں میں اُچھالتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے کیرلہ کے کوڑیہ تھور شہر میں چند سکولی ماسٹروں نے انجمن اشاعت اسلام کے نام سے ایک انجمن جماعت احمدیہ کے مخالفت میں قائم کی ہوئی ہے کیرلہ میں سنی اہل حدیث، مودودی اور تبلیغی پارٹیوں کے علماء جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کچھ عرصہ سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ قرآن و حدیث اور دیگر عقلی و نقلی ثبوتوں کے ذریعہ احمدیوں سے بات چیت کرنے کیلئے یہ علماء تیار نہیں۔ ان سبھوں نے احمدیت کی مخالفت میں اسی انجمن کو اپنا نمائندہ قرار دیا۔ یہ انجمن اشاعت والے یہودیانہ صفت و طریقہ عمل کو اپناتے ہوئے بجائے قرآن و حدیث کو بروئے کار لانے کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے سیاق وسباق کاٹ کر اور کتر و بیونت کر کے عوام الناس کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے آئے ہیں۔ انہوں نے احمدیت کی مخالفت میں چند مسموم کتابیں بھی شائع کی تھیں۔ ان کا جواب دو کتابوں میں دینے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ یہ لوگ جہاں جہاں پبلک جلسے کر کے ہمارے خلاف زہر اگلواتے رہے۔ اُن تمام مقامات میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جوابی جلسے عام کر کے منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اس کار خیر میں ہمارے چار نوجوان مبلغین مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور مکرم مولوی شمس الدین صاحب پیش پیش ہیں۔

خدا کے فضل سے جہاں جہاں اُن کی سرگرمیاں تیز ہیں اور جلسے کرتے رہے ہیں ہمارے جوابی جلسوں کے بعد ہمارے حق میں فضا قائم ہوتی رہی اور وہاں کی جماعتیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی رہیں۔ اور بیعتیں بھی کثرت سے ہوتی رہیں ہیں۔ گویا کہ ان کی مخالفت ہمارے حق میں کھاد کا کام دے رہی ہے۔

اب چند دن قبل اسی انجمن والوں کی طرف سے ''رد قادیانیت'' کے عنوان پر کوڑی تھور میں مورخہ ۲۷۔۲۸۔۲۹ اگست کو ایک سہ روزہ کیمپ لگا کر کیرلہ کے طول و عرض میں اس کے لئے پروپیگنڈہ کیا گیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کالیکٹ اور کوڈیتھور کی طرف سے ایک شاندار نمائش کا مسجد احمدیہ کوڑی تھور کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں مورخہ ۲۷ تا ۳۰ اگست کو اہتمام کر کے اشتہاروں کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی اس نمائش کا عنوان انجمن اشاعت والوں کو پہچانو! بہت ساروں کو اپنی طرف کھینچنے کا باعث بنا۔ اس نمائش میں ۷۵ عدد بڑے بڑے چارٹ آویزاں تھے ان چارٹوں کے ذریعہ انجمن اشاعت والوں کی دجالیت و یہودیت کو طشت ازبام کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف جو جھوٹ اور افتراء سے کام لیا جاتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کی مختلف کتب میں سے سیاق وسباق کو کاٹ کر جماعت احمدیہ اور اس کے بانی علیہ السلام کے خلاف بدظنی پھیلانے کی کوشش کی جاتی ہے اس کی حقیقت لوگوں کے سامنے پیش کی گئی۔

اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کو تبلیغی تعلیمی و تربیتی میدانوں میں عالمگیر طور پر جو فتح و نصرت حاصل ہو رہی ہے اس کو مختلف چارٹوں اور تصاویر میں دکھایا گیا مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم بھی ڈسپلے کئے گئے۔ علاوہ ازیں MTA کے ذریعہ دن رات پروگرام نشر ہوتے رہے۔

اس میں جرمنی میں منعقدہ عالمی کانفرنس کے مناظر ویڈیو کے ذریعہ دکھائے گئے۔ خدا کے فضل سے یہ چاروں دن نمائش دیکھنے کیلئے انجمن اشاعت والوں کے روکنے کے باوجود متلاشیان حق آتے رہے۔ بہت سارے نوجوان اور عربک کالج کے طلباء کو چارٹوں کی تحریر نوٹ کرتے دیکھا گیا۔

مورخہ 26 اگست کو انجمن اشاعت والوں کی طرف سے رد قادیانیت کے عنوان سے ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا اس میں ہمارے خلاف سنی وہابی مودودی اور تبلیغی پارٹیوں کے علماء صف آراء تھے یہ پارٹیاں جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتووں سے دل بہلاتی ہیں الکفر ملة واحدة کا نظارہ پیش کر رہی تھیں اور اُن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے پہلے ہی خبر دے رکھی تھی کہ تحسبهم جميعاً وقلوبهم شتى تم ان کو ایک انجمن یا جمعیت خیال کرتے ہو حالانکہ اُن کے دل پراگندہ ہیں۔ ان لوگوں کے دل متحد نہیں ہیں ان علماء نے اپنی تقریروں میں ان ہی بوسیدہ اور فرسودہ اعتراضات کا ہی اعادہ کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکالی ان اعتراضات باطلہ کا ہزار دفعہ جواب دیا جاچکا ہے۔

دوسرے ہی دن مورخہ ۲۷ اگست کو جماعت احمدیہ کی طرف سے اُسی مقام میں دو روزہ جوابی جلسہ عام خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا مکرم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر نے جلسہ کا افتتاح کیا اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب نے تقریر کی دوسرے دن مکرم مولوی محمود احمد مکرم مولوی ناصر احمد صاحب اور مکرم مولوی شمس الدین صاحب نے تقریر کی۔ دونوں دن کے جلسوں میں انجمن اشاعت والوں کی طرف سے کی گئی زہریلی تقریروں کا مسکت اور دندان شکن جواب دیا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے کوڑی تھور میں منعقدہ اس جوابی جلسے اور نمائش کا غیر جانبدار اور متلاشیان حق و صداقت کے حلقوں میں نہایت شاندار اثر پیدا ہوا۔

اور ہماری طرف سے کی گئی کوششوں کی کامیابی پر لوگ مبارک باد دیتے رہے خدا کے فضل سے 1700 افراد نے نمائش کو دیکھا 182 افراد نے دونوں دن میں تبادلہ خیالات کر کے اپنے شک و شبہات کا ازالہ کیا۔

اس موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں نئے طبع شدہ پمفلٹ کی اشاعت کی گئی جو انجمن اشاعت والوں کے جھوٹ و افتراؤں کے جواب پر مشتمل ہے۔ آخر میں خاکسار اپنے مبلغین کرام کے علاوہ مکرم ایم کے مویدونی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد و مکرم ٹی کے محمود صاحب صوبائی سیکرٹری تبلیغ اور مکرم پی ایم بشیر احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ کا اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اظہار تشکر اور درخواست دُعا

اللہ کے فضل سے اور حضور انور اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل خاکسار کو حکومت آندھرا پردیش نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور R.M.O نظامیہ جنرل ہاسپٹل مقرر کیا ہے یہ طب یونانی میں ایشیا کا سب سے بڑا ہاسپٹل ہے جو 180 بستروں پر مشتمل ہے۔ جن میں طب جدید کے بھی چار شعبہ ہیں اور ایک کالج بھی اس سے ملحق ہے۔ خاکسار نے اپنی خدمات کا جائزہ ۲۲ جون ۲۰۰۱ء کو لیا ہے دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احسن رنگ میں خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(ڈاکٹر سعید احمد انصاری امیر جماعت حیدر آباد)

تقریب نکاح ورخصتانہ

مورخہ 8.7.01 بروز اتوار بمقام شاہ فنکشن ہال ملک پیٹھ حیدر آباد بوقت ۸ بجے شب محترم مولانا محمد طفیل صاحب فاضل شہباز مبلغ سلسلہ عالیہ حیدر آباد نے عزیزہ محترمہ امۃ البصیر آفتاب (اسماء) صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب وکیل کا نکاح محترم مراد محمود خاں صاحب ابن مکرم محمود خاں صاحب آف آسٹریلیا کے ہمراہ بیس ہزار روپے آسٹریلین ڈالر پر پڑھا اور ساتھ ہی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(نصیر احمد خادم)

نمایاں کامیابی و دُعا کی درخواست

میرے نواسے عامر رحمان نے امسال ایم بی بی ایس نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ اور اب پی.جی کرنے امریکہ جا رہا ہے پوتا محمد عادل وسیم ایم بی اے کے مقابلہ میں 63 ویں پوزیشن پورے بھارت میں حاصل کی ہے۔ اسی طرح نواسی ثمر رحمان پوتی نزہت وسیم اور نواسی تمنا رحمان اپنے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتی رہی ہیں۔ سبھی بچوں کی مزید اعلیٰ سے اعلیٰ حصول تعلیم، صحت و تندرستی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے

(امۃ الباری الہ آباد)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222,248-1652,243-0794

رہائش: 237-0471, 237-8468

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ Tel Fax (0091) 01872-20 7
Tel Fax (0091) 01872-2

Vol - 50 Thursday, 4th Oct 2001 Issue No: 40

جلسہ سالانہ جرمنی ماڈرن اسلام کی ایک وسیع تصویر پیش کرتا ہے

افسوس ہے کہ یورپ میں اسلام کی تصویر پر انتہا پسند مسلمانوں کے جھگڑے اثر انداز ہو رہے ہیں

انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر صدر وفاقی جمہوریہ جرمنی مسٹر یوہانس راؤ اور صدر جرمن پارلیمنٹ کے پیغامات

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر مملکت عزت مآب یوہانس راؤ نے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کو ایک خط ارسال کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

"محترم داگس ہاؤزر صاحب۔

آپ کے خط مؤرخہ ۱۷ر جولائی کا بہت شکریہ۔ آپ کی طرف سے من ہائم میں اس ماہ کے آخر پر منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے بین الاقوامی جلسہ سالانہ کی دعوت پر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ مَیں اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے جلسہ میں شامل ہونے سے قاصر ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ جرمنی میں بسنے والی مختلف مذہبی تنظیمیں آپس میں محبت اور امن سے رہیں۔ ہر شخص جو کہ اس سمت میں کوشاں ہے اس کا ہمارے ملک میں امن قائم رکھنے میں ایک بڑا حصہ ہے۔ ایسے تمام شرکاء کو میری نیک خواہشات اور سلام عرض کر دیں۔ نیک تمناؤں کے ساتھ۔ آپ کا۔ یوہانس راؤ

☆......☆

وفاقی جمہوریہ جرمنی کی مرکزی پارلیمنٹ کے صدر جناب Wolfgang Thierse کا پیغام

"۱۷۰ سے زائد ممالک میں جماعتوں اور اس وقت ۷۵ ملین ممبران پر مشتمل احمدیہ مسلم جماعت ایک انتہائی اہم بین الاقوامی اصلاحی جماعت ہے۔ جرمن جماعت ۱۹۴۷ء سے قائم ہے۔ اور آج ہمارے درمیان اس کے چالیس ہزار سے زائد ممبران رہ رہے ہیں۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے لئے یہ ایک انتہائی اعزاز اور خوشی کی بات ہے کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء پہلی بار ہمارے ملک میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام بیرون از جرمنی سے آئے ہوئے مہمانوں کو دلی خوش آمدید!

تین روزہ یہ جلسہ ماڈرن اسلام کی ایک وسیع تصویر پیش کرتا ہے۔ اس سال کے جلسہ سالانہ کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ بین المذاہب مکالمہ کو فروغ دیا جائے۔ اس دن بدن اکٹھی اور قریب ہوتی ہوئی دنیا میں اس چیز کی ضرورت پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ دنیا کے مختلف بے امن علاقوں میں تنازعات بالآخر ہمیں یہ جاننے پر مجبور کرتے ہیں کہ کس طرح اجنبیت یا مذاہب کی دشمنی، غصے، نفرت اور جھگڑوں کے ایک سلسلہ کو چلا سکتی ہے۔ خصوصی طور پر اس وقت اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کا تنازعہ انتہائی تکلیف دہ نظر آ رہا ہے۔ تصادم اور انتقام کی تمام آوازوں کے مقابلہ کے لئے یقیناً دوبارہ بات چیت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ امن کے لئے کوششیں جاری رہنی چاہئیں۔

افسوس ہے کہ یورپ میں اسلام کی تصویر پر انتہا پسند مسلمانوں کے جھگڑوں کی رپورٹیں اور تصاویر اثرانداز ہو رہی ہیں۔ کچھ انتہا پسند ممالک میں ان طاقتور لوگوں کو جو اپنے سے مختلف سوچ رکھنے والوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور بے حسی کے ساتھ اپنے فیصلوں پر عمل کرتے ہیں، دنیا کے بہت سے ممالک میں اسلام کی پرامن اور کھلی تصویر کو ڈھاپنے کا موقع نہیں ملنا چاہئے۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ مذاہب کی سرحدوں سے بالاتر ہو کر اپنے آپ کو ایک دوسرے کے لئے کھولیں اور ایک دوسرے سے سیکھیں۔ اس اہم کام کے لئے احمدیہ مسلم جماعت کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ لہذا مَیں اس کے انتہائی کامیاب انعقاد کا خواہاں ہوں۔

ولف گانگ تھیرزے صدر جرمن پارلیمنٹ

☆......☆

لارڈ میئر آخن سٹی کا پیغام

لارڈ میئر آخن سٹی جرمنی Dr.Jurgen Linden نے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل پیغام بھجوایا۔

"مَیں امسال جرمنی میں پہلی بار منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ عالمگیر کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تمام خواتین و حضرات کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے بے حد خوشی ہوگی اگر منہائیم میں منعقد ہونے والے اس جلسہ سے اس بات کا ایک واضح نشان ظاہر ہو کہ اسلام کا انسانیت دشمن بنیاد پرستی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مسلمان مذہب اور ضمیر کی آزادی، ظلم و ستم سے نجات، مرد اور عورت کے برابر حقوق اور اسی طرح رواداری اور امن کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بات یقیناً ہمارے ملک میں ان تمام کوششوں کو مزید تقویت دے گی جو باہمی میل جول بڑھانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ مَیں جماعت احمدیہ کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کا خواہاں ہوں۔

ڈاکٹر یورگن لنڈن
(Dr.Jurgen Linden)

۞۞۞......۞۞۞

ہومیو پیتھی طریق علاج کیطرف خصوصی توجہ دیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی روحانی و جسمانی شفا کے انتظامات فرمائے ہیں۔ اگر انسان حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرے تو بہت حد تک بیماریوں سے بچ سکتا ہے اور اگر اپنی لاعلمی یا زیادتی کی وجہ سے بیمار پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی شفاء کے انتظام بھی فرمائے ہیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو روحانی و جسمانی بیماریوں کے دور کرنے کیلئے بھیجا آپؑ فرماتے ہیں۔

مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

اسی طرح حضورؑ کو الہام ہوا عندی معالجات یعنی میرے پاس علاج ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات اور منشاء سے پتہ چلتا ہے کہ ہومیو پیتھی علاج اس زمانہ میں نہایت کامیاب اور بابرکت ثابت ہوگا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی اس طریق علاج کو اختیار کیا اور پسند فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر خلافت سے پہلے اس طریق علاج کو خدمت خلق کیلئے استعمال فرمایا اور ہزاروں مریضوں کا مفت علاج کیا۔ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ نے اس مفید سستے اور کامیاب علاج کو بہت وسعت دی اور ملکوں ملکوں میں ڈسپنسریاں قائم فرمائیں جو مخلوق خدا کا مفت علاج کر کے خدمت بجا لا رہی ہیں۔

آپ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر ملک و دیار اور گھر گھر میں اس کی دلچسپ معلومات بہم پہنچائیں مختلف جگہوں پر آپ کی ہدایات اور نسخوں پر چلتی ہوئی ڈسپنسریاں قائم ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں جن میں مخلص احمدی مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ اور مریض مفت یا سستا علاج کروا کر اپنی بیماریوں سے نجات پاتے ہیں اور حضور کیلئے دعائیں کرتے ہیں اور اپنی معجزانہ شفاء کے واقعات بیان کرتے ہیں۔

حضور انور کی ہندوستان اور قادیان تشریف آوری کے بعد سے قادیان میں ایک مستقل ہومیو ڈسپنسری محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے تحت تھی اب یہ وقف جدید کے تحت قائم ہے مدرسۃ المعلمین مدرسہ احمدیہ اور دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں ادویات دینے کا انتظام ہے۔

اس ڈسپنسری کے تحت بھی مختلف جگہوں پر ڈسپنسریاں قائم ہو رہی ہیں دوستوں کو چاہئے کہ اس طرف خصوصی توجہ کریں اور اپنی ذاتی دلچسپی لیکر اپنے علاقہ میں بھی اس طریق علاج کو جاری کریں۔ خاص طور پر شعبہ خدمت خلق کے تحت ہومیو ڈسپنسری جاری کی جائے اور مریضوں کی بیماری کے کوائف ریکارڈ کر کے مستقل علاج کیا جائے اور اپنی رپورٹیں اور شفاء کے واقعات لکھ کر وقف جدید قادیان کو بھیج دیں تاکہ ان کو ریکارڈ کیا جا سکے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا بھیجا جا سکے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو پیتھی میں جو ہدایات و نسخہ جات عطا فرمائے ہیں وہی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں اور انہیں کو ہم نے ترجیح دینی ہے۔

خطبہ جمعہ ۱۳ اگست ۲۰۰۱ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو پیتھک علاج سے کس طرح لوگ استفادہ کر سکتے ہیں اور کہاں کہاں یہ علاج دستیاب ہے لوگوں کو آگاہ کرائے جانے کے سلسلہ میں تلقین فرمائی ہے کیونکہ اکثر لوگوں کو اس کی جانکاری نہیں ہے مثال کے طور پر صوبہ اڑیسہ میں صرف کٹک شہر میں ۶ افراد مفت ہومیو پیتھک علاج کر رہے ہیں ان میں مکرم فیروز الدین صاحب انجینئر اپنے گھر پر آنے والے مریضوں کو دوائی دیتے ہیں اور خود ارد گرد کے علاقہ میں جا کر بھی دوائیاں دیتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ بعض پرانے امراض کے شکار افراد ان کی عمدہ تشخیص سے شفاء پا چکے ہیں اسی طرح اڑیسہ اور ہندوستان کے دیگر صوبہ جات میں بہت سے مخلص دوست اپنے ذاتی شوق پر مفت علاج کر رہے ہیں کئی جگہوں پر اسی طرح ذاتی دلچسپی سے کام کرنے کے نتیجہ میں بفضلہٖ تعالیٰ ہومیو پیتھی سینٹر قائم ہو چکے ہیں۔ حضور انور کے ارشاد کے مطابق ہر سال کے اختتام پر ہومیو پیتھی کے تعلق سے پورے ہندوستان سے رپورٹ یکجائی صورت میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے بھجوائی جاتی ہے لھذا جو احباب ذاتی یا جماعتی طور پر خدمت کر رہے ہیں باقاعدہ اپنی رپورٹ دفتر وقف جدید کو بروقت ارسال کریں تاکہ اس نیک تحریک میں زیادہ سے زیادہ لوگ شامل ہو کر حضور کے منشاء کو پورا کر سکیں۔

(سید داؤد احمد انچارج ہومیو پیتھی ڈسپنسری وقف جدید قادیان)

☆ ☆ ☆